تعلقات عامہ دفتر

جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی

February 14, 2025

پریس ریلیز

سی ایس ایس آئی، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے 'جنسی حساسیت بخشی' کے موضوع پر دوروزہ ورکشاپ منعقد کیا،
ورکشاپ میں عدالت عظمی کے سابق جج نے کلیدی خطبہ دیا

مرکز برائے سماجی شمولیت مطالعات، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے اندرونی شکایات کمیٹی (آئی سی سی) اور ڈین، اسٹوڈینٹس ویلفیئر، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے اشتراک سے مورخہ تیرہ فروری دوہزار پچیس کو ایف ٹی کے۔ سی آئی ٹی ہال میں 'جنسی حساسیت بخشی' کے موضوع پر دوروزہ ورکشاپ منعقد کیا۔ ورکشاپ کا مقصد جنسی مسائل، شمولیت کے فروغ اور جنس سے متعلق حقوق اور پالیسیوں کی قانونی تفہیم کو مضبوط کرنے سے متعلق بیداری عام کرنا تھا۔

پروگرام کے کنوینز سی ایس ایس آئی، جامعہ ملیہ اسلامیہ کے ممتاز اسکالر اور فیکلٹی اراکین جناب ڈاکٹر مجیب الرحمان اور ڈاکٹر اروند کمار تھے۔ پروگرام کو ڈاکٹر مسرور اور جناب محمد فرحان نے کوآرڈی نیٹ کیا تھا۔

پروفیسر مظہر آصف، شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ پروگرام کے مہمان خصوصی تھے جب کہ عدالت عظمی کے سابق عزت مآب جج اے۔ کے۔ پٹنائک (سبکدوش) مہمان اعزازی کی حیثیت سے شریک ہوئے۔ ڈاکٹر آر۔ منوج کمار، جوائنٹ سکریٹری، یوجی سی نے اجلاس میں شریک نہیں ہوسکے تاہم انھوں نے سی ایس ایس آئی کے اقدامات کی تعریف وتوصیف کا مبارکبادی کا پیغام بھیج دیا۔

پروفیسر تنوجا، ڈائریکٹر سی ایس ایس آئی کی استقبالیہ تقریر سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ اپنی تقریر میں انھوں نے مساوات کو یقینی بنانے کے سلسلے میں ہندوستانی آئین کے رول پر زور دیتے ہوئے مجموعی طور پر معاشرے کے لیے جنسی عدل کی ناگزیریت کو اجاگر کیا۔ شمولیت کے فروغ میں انھوں نے تعلیم کی اہمیت کو نشان زد کیا جسے یوجی سی اور این ای پی دونوں نے تسلیم کیا ہے۔

اپنے کلیدی خطبے میں جج اے۔ کے۔ پٹنائک نے صنفی حقوق کے تحفظ میں ملک کی ذمہ داری کو بتاتے ہوئے انھوں نے دفعہ چودہ، پندرہ اور سولہ کے آئینی شقوں کی وضاحت کی۔ انھوں نے وشاکھا رہنما اصول، پی او ایس ایچ ایکٹ، اور سیکشن تین سو ستتر کی رفع تعزیر سمیت اہم مقدمات اور قانونی پیش رفتوں کے حوالے دیے جنھوں نے جنسی عدل وانصاف میں کافی اہم رول ادا کیا ہے۔

ان نکات سے اپنی گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے ڈاکٹر ستیہ پرکاش، افسر بکار خاص شیخ الجامعہ، نے سائمون دی بوائر کے مشہور زمانہ بیان 'کوئی عورت پیدا نہیں ہوتا لیکن وہ ہو جاتا ہے' اور سماج میں نشو ونما اور تربیت کے اعمال کا از سر نو جائزہ لینے اور جنسی حسیت بخشی کے مقصد کے حصول میں معلومات اور تعلیم کے رول کی ضرورت پر زور دیا۔

پروفیسر مظہر آصف، شیخ الجامعہ، جامعہ ملیہ اسلامیہ نے قرآن کریم کی سورت نسا کا حوالہ دیا اور کہا کہ ہر بچہ ایک انسان پیدا ہوتا ہے اور یہ جنسی تقسیم سماج کی تشکیل کردہ ہے۔ انھوں نے کہا کہ مذہبی صحائف گرچہ خواتین کی امپاورمنٹ کی وکالت کرتے ہیں تاہم یہ اصول عام طور پر نظر انداز کردیے جاتے ہیں۔ انھوں نے اس بات پر بھی تشویش ظاہر کی کہ تعلیم یافتہ افراد کبھی کبھی اپنے اعمال و کردار میں منافقت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ پروفیسر آصف نے ساجھا کیا کہ خواتین کو انتظامی عہدوں اور مناصب پر ترقی دینے میں جامعہ سرگرم ہے اور یقین دلایا کہ جنسی عدم مساوات سے متعلق کسی بھی طرح کی تشویش اور فکر مندی کو دور کرے گی۔

ڈین، اسٹوڈینٹس ویلفیئر، پروفیسر نیلوفر افضل نے آئینی و دستوری قوانین کی موجودگی تسلیم کرنے کے ساتھ اور اس پر زور کے ساتھ کہ جڑ پکڑی ہوئی ذہنیت کو صرف قوانین سے بدلا نہیں جاسکتا انھوں نے عملاً کاروائی کی اپیل کی۔ صحیح معنوں میں جنسی مساوات کے حصول کے لیے انھوں نے مرد اور عورت کے درمیان ساجھا ذمہ داریوں پر زور دیا۔

ڈاکٹر اروند کمار نے اسپیشل گیسٹ ڈاکٹر آر منوج کمار، جوائنٹ سکریٹری، یوجی سی کا پیغام سامعین کو پڑھ کر سنایا جس میں 'سب کا ساتھ سب کا وکاس' کی اجتماعی کاوش کو تمام متعلقین سمیت سب کے لیے اس کی اہمیت کا اجاگر کیا گیا تھا۔

پہلا تکنیکی اجلاس پروفیسر چارو گپتا کی تقریر سے شروع ہوا جس میں یشودا دیوی کے کاموں پر مرکوز رہتے ہوئے انھوں نے روایتی ادویہ میں خواتین کی خدمات کا تاریخی منظر نامہ پیش کیا۔ ڈاکٹر انامیکا پریہ درشنی نے خواتین کی امپاورمنٹ کے سلسلے میں سوشل کیپیٹل کو بطور وسیلہ پیش کیا جب کہ ڈاکٹر ہیم بور کرنے مدرسہ تعلیم میں لڑکیوں کے درمیان تعلیمی توقعات پر اپنی تحقیق پیش کی۔

دوسرے تکنیکی اجلاس میں جنس، اسپیس اور انٹر سیکشنالیٹی پر غور وخوض کیا گیا۔ پروفیسر کلوندر کور نے دلت اور ٹرانس جینڈر کو درپیش الگ نوعیت کے مسائل اور جنس شمولیت عوامی مقامات کی ضرورت پر زور دیا۔ ڈاکٹر سمیتا ایم۔ پاٹل نے دلت اور بہوجن نقطہ نظر سے ذات اور جنس کا جائزہ لیا اور فیصلہ لینے کے معاملات میں عدم توازن کو اجاگر کیا۔ پنک لسٹ انڈیا کے انیش گوانڈے نے ڈیجیٹل اسپیس میں ایل جی بی ٹی قیو پلس کی وکالت وتائید کی اور

محترمہ کیا لیوچ نے بچپن کی شادی، بچوں کے جنسی استحصال اور حیض سے متعلق بندشوں جیسے مسائل پر روشنی ڈالتے ہوئے خواتین کے لیے تعلیمی مقامات کو واپس حاصل کرنے کی حکمت عملیوں پر اظہار خیال کیا۔

ڈاکٹر اروند کمار کے اظہار تشکر پر اجلاس اختتام پذیر ہوا جس کے بعد سوال وجواب کا سیشن ہوا جس نے جنسی تعصّبات کے خاتمے کے لیے اجتماعی کوشش کی ضرورت کو مزید تقویت دی۔ شرکا نے صحیح معنوں میں جنسی شمولیت کے حصول کے لیے پالیسی اصلاحات اور برادری اور طبقات کی سربراہی والے اقدامات کی اہمیت پر زور دیا۔

ورکشاپ جنسی حسیت بخشی کے موضوع پر بیداری عام کرنے کی جانب یہ ورکشاپ ایک اہم قدم تھا جو مزید شمولیت والے معاشرے کی تائید اور وکالت کے لیے اداروں اور افراد دونوں کی یکساں طور پر ہمت افزائی کرتی ہے۔

تعلقات عامہ
جامعہ ملیہ اسلامیہ نئی دہلی